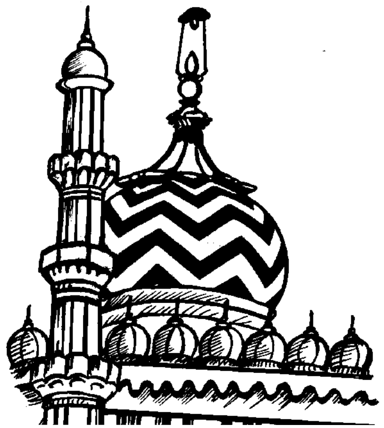


چشم و چراغِ خاندانِ برکاتیہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی

---برائے ایصالِ ثواب---

⊙ حاجی گلشیر ابن حاجی سلطان	⊙ جمن امینہ بی
⊙ حاجی شیخ حمزہ ابن حاجی گلشیر نوری	⊙ جمن زاہدہ بی

ناشر: **امام احمد رضا ٹرسٹ** راویر

بہ فیض: تاج دار اہلِ سُنّت مفتی اعظم علامہ محمد مصطفیٰ رضا نوری علیہ الرحمہ و حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی

نام کتاب	:	چشم و چراغِ خاندانِ برکاتیہ
موضوع	:	اعلیٰ حضرت کی ہمہ جہت خدمات کے چند گوشے
تحریر	:	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی
کمپوزنگ/ترتیب	:	نوری مشن مالیگاؤں
صفحات	:	۱۶
تعداد	:	۲۲۰۰ (بائیس سو)
اشاعت	:	۲۰۱۶ء/۱۴۳۷ھ
ہدیہ	:	دُعاے خیر
ناشر	:	امام احمد رضا ٹرسٹ، راویر

حسب فرمائش

نوری مشن-رضا لائبریری

مقابل نیا بس اسٹیشن مالیگاؤں

Cell. 09325028586, 9923324281-gmrazvi92@gmail.com

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مجدد دین وملت، امام اہلِ سُنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کی روشن حیات اور آپ کی گراں قدر خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کی علمی خدمات سے عالمِ اسلام ہی نہیں سارا عالم فیض یاب ہو رہا ہے، ماضی قریب میں دور دور تک ایسی تاب ناک شخصیت نظر نہیں آتی۔

آپ ۱۰؍شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ/ ۱۴؍جون ۱۸۵۶ء کو ہندوستان کے صوبہ اُتر پردیش کے مشہور شہر بریلی میں پیدا ہوئے (۱) اور ۲۵؍صفر المظفر ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء یوم جمعۃ المبارک کو اسی شہر میں وصال فرمایا۔ آپ کے اجداد کرام افغانستان کے علاقہ قندھار کے مضافاتی قبیلے ''بڑہیچ'' سے تعلق رکھتے تھے بعد میں ہندوستان کو اپنا مستقل مسکن بنالیا (۲)۔ والد ماجد مولانا نقی علی خاں (م۔۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء) اور دادا مولانا محمد رضا علی خاں علیہما الرحمہ (م۔۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۶ء) اپنے زمانے کے بلند مرتبہ عالم ومصنف اور عارف کامل تھے۔ والد ماجد کی تصانیف کی تعداد تیس سے متجاوز ہے جن میں '' **اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد**''، ''**البیان فی اسرار الارکان** '' اور '' **الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح**'' قابل ذکر ہیں۔ (۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے والد ماجد کے علاوہ اپنے زمانے کے جلیل القدر علما سے علوم نقلیہ وعقلیہ حاصل کیے، یہ بات مخالفین کی طرف سے غلط مشہور کی گئی ہے کہ انہوں نے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی، آپ ۱۲۸۶ھ/ ۱۸۶۹ء میں فارغ التحصیل

ہو چکے تھے جب کہ اس وقت دارالعلوم دیوبند ایک چھتہ کی مسجد کے نیچے صرف تین چار برس ہی کا تھا، آپ کی ذاتِ اقدس تو پورے دارالعلوم دیوبند پر بھاری ہے۔ عبدالستار ہمدانی نے اپنے تحقیقی رسالہ ''کہی ان کہی'' میں اس کے متعلق تاریخی شواہد پیش کیے ہیں۔ (۴) آپ نے مندرجہ ذیل علما سے سند حدیث وفقہ حاصل کی۔

۱......السید احمد زینی دحلان الشافعی المکی (م ۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۱ء)
۲......الشیخ عبدالرحمٰن سراج مفتی الاحناف مکی (م ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء)
۳......الشیخ حسین بن صالح جمل اللیل مکی (م ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء) (۵) رحمہم اللہ تعالیٰ

اعلیٰ حضرت کا سلسلۂ حدیث ان اکابر تک پہنچتا ہے:

۱......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۵۹ء)
۲......مولانا عبدالعلی لکھنوی (م ۱۲۳۵ھ/ ۱۸۲۰ء)
۳......شیخ عابد السندی المدنی (م ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء) رحمہم اللہ تعالیٰ

امام اہلِ سُنّت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء میں محبّ رسول، مولانا عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمہ کے ایما پر حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہروی علیہ الرحمہ کی خدمتِ عالیہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ حاضر ہوئے اور شرفِ بیعت حاصل کیا۔ حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہروی ابن حضرت سید شاہ آلِ برکات ستھرے میاں قدس سرہ العزیز ۱۲۰۹ھ/ ۱۷۹۴ء میں مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے اور ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۰ء کو وہیں وصال فرمایا۔ (۶) ابتدائی تعلیم خانقاہ برکاتیہ میں حاصل کرنے کے بعد علمائے فرنگی محل سے تکمیل علوم فرمائی۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے درسِ حدیث میں شریک ہوئے اور سلاسلِ حدیث اور سلاسلِ طریقت کی اسناد حاصل کیں (۷)، آپ اپنے زمانے کے جلیل القدر عالم وعارف تھے آپ کا روحانی فیضان عام تھا۔ آپ ان اربابِ طریقت سے تھے جو اپنے مسترشدین و مریدین کو عبادت وریاضت اور مجاہدہ کی سخت منازل سے گزارتے، پھر ان کے قلوب کا تزکیہ فرماتے اور اگر وہ مسندِ ارشاد وہدایت کے اہل ہوتے تو اجازت وخلافت عطا فرماتے۔ اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا اور ان کے والد گرامی علیہما الرحمہ جب حاضرِ خدمت ہوئے تو بیعت کے ساتھ ہی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا، آپ کے پوتے اور خلیفۂ خاص حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ بھی اس وقت موجود تھے۔ عرض کیا کہ حضور آپ کے یہاں تو بڑی ریاضت ومجاہدہ کے بعد خلافت عطا کی جاتی ہے پھر ان کو ابھی کیسے عنایت کردی گئی......؟

حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہروی علیہ الرحمہ نے جو جواب ارشاد فرمایا اس سے جہاں ان کے مقامِ ولایت ومعرفت کا پتا چلتا ہے وہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے روحانی مرتبہ اور شیخِ کامل کی نظر میں آپ کی عزت وعظمت کا بھی پتا چلتا ہے، سید شاہ آلِ رسول علیہ الرحمہ نے فرمایا:

"اور لوگ میلا کچیلا زنگ آلود دل لے کر آتے ہیں اس کے تزکیہ کے لیے ریاضت ومجاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے یہ مصفّٰی ومزکّٰی قلب لے کر آئے انھیں ریاضت ومجاہدہ کی کیا ضرورت تھی؟ صرف اتصالِ نسبت کی حاجت تھی جو بیعت کے ساتھ ہی حاصل ہوگیا۔"

پھر مزید فرمایا:

"مجھے بڑی فکر تھی کہ بروزِ حشر اگر احکم الحاکمین نے سوال فرمایا کہ آلِ رسول تو میرے لیے کیا لایا ہے! تو میں کیا پیش کروں گا مگر خدا کا شکر ہے کہ آج وہ فکر دور ہوگئی، اب میں اس وقت "احمد رضا" کو پیش کروں گا۔" (۸)

حضرت سید شاہ آلِ رسول مارہروی علیہ الرحمہ نے اپنے ولی عہد سید شاہ ابوالحسین احمد نوری علیہ الرحمہ (۱۲۵۵ھ/۱۳۲۴ھ) کو اس موقع پر ایک وصیت فرمائی جس سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی جملہ علوم وفنون میں مہارت کا پتا چلتا ہے جب کہ اس وقت اعلیٰ حضرت کی عمر صرف ۲۲ر برس تھی، آپ نے فرمایا:

"دیکھو اب ہماری اور ہمارے خاندان کے اکابر کی جو کتابیں شائع ہوں ان دونوں عالموں (مولانا احمد رضا اور مولانا عبدالقادر بدایونی) کو دکھائی جائیں اور یہ جیسے اصلاح

کریں قبول کی جائے پھر اشاعت ہو۔" (۹)

امام اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی شخصیت قرآن فہمی سے لے کر شعر گوئی تک تمام علوم وفنون کا ایک جہانِ نو لیے ہوئے ہے، چیف جسٹس فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان جسٹس میاں محبوب احمد، امام احمد رضا کے علمی مقام ومرتبہ سے متعلق فرماتے ہیں:

"وہ مترجم کی حیثیت میں ہوں تو شعور و بیان اور اداوزبان کا ایک دبستانِ جدید نظر آتے ہیں۔ محدث کی حیثیت سے دیکھیں تو امام نووی، امام عسقلانی، امام قسطلانی اور امام سیوطی یاد آجاتے ہیں، فقہ میں امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے کرمِ توجہ سے کشکولِ فکر بھرے نظر آتے ہیں، علمِ کلام میں امام احمد رضا، ابو منصور ماتریدی اور اشاعرہ کے ائمۂ وقت اور دقّتِ نظر کے نمائندہ ہیں، منطق اور فلسفہ کا میدان بھی ان کی شہسواریِ فکر سے پامال ہے"۔ (۱۰)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ علومِ دینیہ کے علاوہ علومِ قدیمہ وجدیدہ پر بھی کامل دسترس رکھتے تھے آپ کے سائنسی افکار سے پروفیسر حاکم علی اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد جیسی نامور شخصیات نے اکتساب کیا۔ (۱۱) ردِ حرکتِ زمین پر آپ کے دلائل سے پاکستان کے عظیم سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان بھی بے حد متاثر نظر آتے ہیں۔ (۱۲) امام احمد رضا کی ذات ایک بحرِ زخّار اور روشن آفتاب و ماہتاب ہے جس کی موجوں اور شعاؤں کا شمار کرنا ممکن نہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے حقائق سے پردے اٹھتے چلے جارہے ہیں۔ آپ کی تصنیفات، تالیفات، تعلیقات اور شرح وحواشی کی نامکمل فہرست علامہ محمد ظفرالدین رضوی، علامہ عبدالمبین نعمانی، عبدالستار ہمدانی، سید ریاست علی قادری اور راقم نے مرتب کی تھی جو پچاس سے زیادہ علوم وفنون میں لگ بھگ ایک ہزار ہیں۔ آپ کی بعض کتب اس قدر اہمیت کی حامل ہیں کہ ان پر ایم۔ فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالے لکھے جارہے ہیں۔ (۱۳) امام احمد رضا کی علمی خدمات پر تقریباً ۲۵ر جامعات میں ڈاکٹریٹ کے مقالے لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاچکے ہیں جن کی تفصیل "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" نامی کتاب میں فقیر پیش کرچکا ہے، اعلیٰ حضرت پر

امریکہ، یورپ، ایشیا، افریقہ کے بعد اب عرب ممالک میں بھی علمی و تحقیقی کام شروع ہو چکا ہے۔ جامعۃ الازہر، قاہرہ میں ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری نے ایک کتاب " **الامـام الاکبر المـجـدد مـحـمد احمد رضا خان و العالم العربی**" لکھی ہے جو ۱۹۹۸ء میں رضا فاؤنڈیشن لاہور نے شائع کردی ہے، اسی فاضل نے حدائق بخشش کا عربی منثور ترجمہ کیا ہے، عالمِ عرب کے مشہور فاضل ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے جس کا منظوم ترجمہ کیا ہے (جو ''صفوۃ المدیح'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے، اور اس سے قبل ڈاکٹر مجیب مصری کا ''سلام رضا'' کا منظوم عربی ترجمہ بعنوان "**منظومة السلامیه فی مدح خیر البریه**" بھی قاہرہ ہی سے شائع ہو چکا ہے نیز پوربندر گجرات سے بھی اشاعت ہوئی ہے۔) (۱۴)

ہندوستان میں سب سے پہلے ڈاکٹر حسن رضا اعظمی نے پٹنہ یونی ورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ڈاکٹریٹ کیا، پاکستان میں سب سے پہلے پروفیسر حافظ عبدالباری صدیقی نے سندھ یونی ورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ڈاکٹریٹ کیا، امریکہ میں سب سے پہلے ڈاکٹر اوشا سانیال نے کولمبیا یونی ورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ڈاکٹریٹ کیا، مصر میں سب سے پہلے مولانا مشتاق احمد شاہ نے ازہر یونی ورسٹی سے اعلیٰ حضرت پر ایم۔فل کیا، بعد میں مولانا ممتاز احمد سدیدی نے اسی یونی ورسٹی سے اعلیٰ حضرت کی عربی شاعری پر ایم۔فل کیا اور اب قاہرہ یونی ورسٹی، مصر سے سید جلال الدین بنگلہ دیشی، امام احمد رضا پر ایم۔فل کا مقالہ لکھ رہے ہیں اور یہ خبر ہم سب کے لیے انتہائی مسرت انگیز ہے کہ محی الدین اسلامی یونی ورسٹی (آزاد کشمیر) میں ''امام احمد رضا چیئر'' قائم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی تصانیف میں ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' اور فتاویٰ " **العطایا النبویه فی الفتاویٰ الرضویه**" اپنی مثال آپ ہیں۔ ''کنزالایمان'' پر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کراچی یونی ورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی بھی کیا ہے جب کہ صرف ''کنزالایمان'' کے حوالے سے تقریباً پچاس کتب و رسائل اور مقالات پاک و ہند میں شائع ہو چکے ہیں۔ حال ہی میں عالمِ اسلام کی عظیم یونی ورسٹی ''جامعۃ الازہر'' کے سربراہ (شیخ ازہر) کو بھی ''کنزالایمان'' کا تحفہ پیش کیا گیا ہے۔ (۱۵) اس ترجمہ پر بعض مفسرین نے تفسیری حواشی

اور تفاسیر لکھی ہیں۔ (۱۶) ''کنزالایمان'' کا تقریباً ۱۵ر زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، عن قریب فارسی زبان میں ترجمہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔

''فتاویٰ رضویہ'' فقہ حنفی کا ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ہے جسے دیکھ کر علمائے عجم ہی نہیں بلکہ فضلائے عرب بھی حیران رہ گئے، چناں چہ محمد بن سعود یونی ورسٹی ریاض کے کلیۃ الشریعہ کے پروفیسر شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے فتاویٰ رضویہ کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمایا تو حیرانی کے عالم میں فرمایا:

> ''میں نے جلدی جلدی میں عربی، فتویٰ مطالعہ کیا، عبارت کی روانی اور کتاب و سنت و اقوالِ سلف سے دلائل کے انبار دیکھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا اور اس ایک ہی فتویٰ کے مطالعہ کے بعد میں نے یہ رائے قائم کر لی کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ ہے۔'' (۱۷)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی علمی خدمات پر اہلِ علم و فن کے تاثرات کے متعدد مجموعے اردو، انگریزی وغیرہ میں شائع ہو چکے ہیں آپ پر لکھے گئے مضامین و مقالات اور تحقیقی کام کی تفصیل الگ ہے۔ اعلیٰ حضرت واحد ایسی شخصیت ہیں جن کی ذات کے حوالے سے تحقیقی کام کرنے کے لیے دنیا بھر میں افراد ہی نہیں ادارے بھی فعال کردار ادا کر رہے ہیں جن میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی، رضا اکیڈمی لاہور، مرکزی مجلس رضا، رضا فاؤنڈیشن لاہور، رضا اکیڈمی ممبئی، انٹرنیشنل سنی رضوی سوسائٹی ماریشس، رضا فاؤنڈیشن امریکہ، اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن اور رضا اسلامک اکیڈمی چٹاگانگ بنگلہ دیش، رضا اکیڈمی برطانیہ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

رضا فاؤنڈیشن لاہور نے علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی سرپرستی میں فتاویٰ رضویہ کی عربی و فارسی عبارات کے تراجم اور تخریج کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا، اس طرح اب تک فتاویٰ رضویہ قدیم کی ۱۰ر جلدیں، ۲۶ر جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں، توقع ہے کہ فتاویٰ رضویہ کی ۱۲ر جلدیں تقریباً ۳۰ر جلدوں میں سمائیں گی۔ [الحمدللہ! فتاویٰ رضویہ ۳۰ر جلدوں میں ہند و پاک سے متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ مرتب]

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے فکر وخیال کے بہت سے پہلو ہیں مگر اس وقت ہم صرف ''کنز الایمان'' کے حوالے سے آپ کے علوم وفنون کا نظارہ کرانا چاہتے ہیں۔

قرآن حکیم کا ظاہر بھی ہے اور باطن بھی، اور پھر باطن کا باطن ہے اور یہ سلسلہ لامتناہی ہے، ظاہر بیں نگاہ اس گہرائی میں اُتر سکتی ہی نہیں۔ ترجمہ کرتے وقت مترجم کی ایک ذہنی فضا ہوتی ہے، باکمال مترجم کی اس ذہنی فضا میں ستارے ڈھلتے ہیں۔ علم ودانش کی وسعت کے ساتھ ساتھ یہ فضا بھی وسیع ہوتی جاتی ہے ورنہ مترجم لغت میں اٹک کر رہ جاتا ہے بلکہ اس کے لیے مختلف المعانی لفظ کے لیے یہ تمیز کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے کہ کس معنی کا انتخاب کرے اور کن معانی کو چھوڑ دے۔ وہ ایک معنی کی تنگ نائے میں گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایسی محدود نظر رکھنے والا مترجم ہرگز قرآن جیسی عظیم کتاب کے ترجمے کا حق نہیں رکھتا۔ جس طرح نگینے جڑنے والا زیورات میں رنگ برنگے چھوٹے بڑے نگینے بٹھاتا چلا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح باکمال مترجم الفاظ کے سامنے الفاظ بٹھاتا چلا جاتا ہے بلکہ کبھی کبھی تو الفاظ خود بخود بیٹھتے چلے جاتے ہیں۔ کنز الایمان کے مطالعہ سے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بے پناہ تدبر کا بھی اندازہ ہوتا ہے، وہ بخوبی جانتے ہیں کہ عوام الناس کے سامنے کیا بات آنی چاہیے اور کیا بات نہیں آنی چاہیے۔ وہ ترجمہ کرتے وقت پڑھنے والوں کے دلوں کو سنبھالے رکھتے ہیں۔ اس خوبی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

اردو کے مترجمین قرآن میں امام احمد رضا اپنے تبحر علمی کی وجہ سے بے نظیر اور بے مثال معلوم ہوتے ہیں جس نے ان کا مطالعہ کیا ہے اور مختلف علوم وفنون اور مختلف زبانوں میں ان کی مطبوعات ومخطوطات اور شرح وحواشی دیکھے ہیں وہ اس امر کی تصدیق کر سکتا ہے، وہ ایک باخبر ہوش مند اور باادب مترجم تھے، ان کے ترجمے کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے آنکھیں بند کر کے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ کرتے تھے تو پورا قرآن، مضامینِ قرآن اور متعلقاتِ قرآن ان کے سامنے ہوتے تھے۔ آپ کے ترجمۂ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں، مولیٰ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم ودانش کی وسعتیں سمٹ کر ایک نقطہ پر آجائیں، فی البدیہہ ترجمۂ

قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہو جانا عجائباتِ عالم میں سے ایک عجوبہ ہے، اس سے مترجم کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کسی حسین کے کمالِ حسن کا اس وقت پتا چلتا ہے جب کوئی اور حسین اس کے پہلو میں بٹھایا جائے۔ اردو کے تمام تراجمِ قرآن میں اعلیٰ حضرت کا ترجمہ نہایت ہی حسین معلوم ہوتا ہے مگر حیرت ہے کہ بعض لوگوں کو دوسرے ایسے تراجم حسین لگتے ہیں جن کو عقلِ سلیم تسلیم نہیں کرتی۔ ہم اس حسین ترجمے کے ساتھ اردو کے دیگر تراجم کی بعض مثالیں پیش کر رہے ہیں پھر آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ حسن ورعنائی، ادب اور گہرائی وگیرائی کس ترجمہ میں ہے۔

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ o (سورۃ آل عمران۳۔ آیت۵۴)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''اور مکر کیا ان کافروں نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''اور وہ (یعنی یہود قتل عیسیٰ کے بارے میں ایک) چال چلے اور خدا بھی (عیسیٰ کو بچانے کے لیے) چال چلا اور خدا خوب چال چلانے والا ہے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ''اور ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب تدبیریں کرنے والوں سے اچھے ہیں''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے ہلاک کی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے''

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ط (سورۃ النسآء۴۔ آیت۱۴۲)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''البتہ منافق دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''منافق ان چالوں سے اپنے نزدیک خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) اور وہ انھیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ''بلاشبہہ منافق لوگ چال بازی کرتے ہیں اللہ سے حالاں کہ اللہ تعالیٰ اس چال کی سزا ان کو دینے والے ہیں''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انھیں غافل کر کے مارے گا''

فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِکَ ط (سورۃ الشوریٰ ۴۲- آیت ۲۴)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''سو اگر اللہ چاہے مُہر کر دے تیرے دل پر''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''اگر خدا چاہے تو اے محمد تمہارے دل پر مہر لگا دے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ''سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''اور اللہ چاہے تو تمہارے دل پر اپنی رحمت وحفاظت کی مُہر فرما دے''

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ط (سورۃ محمد ۴۷- آیت ۱۹)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایماندار مردوں اور عورتوں کیلئے''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''اور گناہوں کی معافی مانگو اور (اور) مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی'' ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ''اور آپ اپنی خطا کی معافی مانگتے رہیے اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے بھی''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو''

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا o لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ ط (سورۃ الفتح ۴۸- آیت ۱،۲)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''(اے محمد) ہم نے تم کو فتح دی۔ فتح بھی صریح اور صاف تاکہ خدا تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ''بے شک ہم نے آپ کو ایک کُھلم کُھلا فتح دی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے''

وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی o (سورۃ الضحیٰ ۹۳- آیت ۷)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سمجھائی''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ''اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو (آپ کو شریعت کا) راستہ بتلا دیا''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی''

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (سورۃ الکہف ۱۸- آیت ۱۱۰)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''کہہ دو کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ''اور آپ یوں بھی کہہ دیجئے کہ میں تم ہی جیسا بشر ہوں''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''تم فرماؤ ظاہری صورتِ بشری میں تو میں تم جیسا ہوں''

وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی o (سورۃ طٰہٰ ۲۰- آیت ۱۲۱)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ سے بہکا''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''اور آدم نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا تو (وہ اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے''

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ''اور آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا سو غلطی میں پڑ گئے''

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ''اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی''

قَالَ فَعَلْتُھَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ o (سورۃ الشعرآء ۲۶- آیت ۲۰)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیوبندی: ''کہا کیا تو تھا میں نے وہ کام اور میں تھا چوکنے والا''

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ''(موسیٰ نے) کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرز

دہوئی تھی اور میں خطا کاروں میں تھا‘‘

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ’’موسیٰ نے جواب دیا کہ (واقعی) اس وقت وہ حرکت میں کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہوگئی تھی‘‘

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ’’موسیٰ نے فرمایا، میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی‘‘

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا (سورۃ التحریم ۶۶- آیت ۱۲)

ترجمہ مولوی محمود حسن دیو بندی: ’’اور مریم بیٹی عمران کی، جس نے روکے رکھا اپنی شہوت کی جگہ کو‘‘

ترجمہ مولوی فتح محمد جالندھری: ’’اور (دوسری) عمران کی بیٹی مریم کی جنھوں نے اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھا‘‘

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: ’’(اور نیز مسلمانوں کی تسلّی کے لیے) عمران کی بیٹی (حضرت) مریم (علیہا السلام) کا حال بیان کرتا ہے جنھوں نے اپنے ناموس کو (حرام اور حلال دونوں سے) محفوظ رکھا‘‘

ترجمہ اعلیٰ حضرت: ’’اور عمران کی بیٹی مریم، جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی‘‘

یہ چند نمونے پیش کیے گئے ہیں، پورے قرآن پاک سے لیے جاتے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جاتی۔ ترجمہ کا جائزہ لیتے وقت اس حقیقت کو فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے شاگرد و خلیفہ، فاضلِ جلیل مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کو فی البدیہہ یہ ترجمہ املا کرایا تھا، ان کے سامنے نہ سابقہ اردو تراجم تھے اور نہ متعلقہ کتابیں، ہاں وہ دماغ ضرور تھا جس کو دنیا کا عظیم علمی خزانہ کہا جائے تو بجا ہے۔ ترجمۂ قرآن فی البدیہہ املا کرانے کے باوجود یہ ترجمہ ایسا گٹھا ہوا اور بندھا ہوا معلوم ہوتا ہے جیسے برسوں محنت کی ہو اور مہینوں نوک پلک درست کی ہو۔ الحمدللہ اس ترجمہ کے اصل متن کا مخطوطہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی کے کتب خانے میں محفوظ ہے، اس کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ املا بھی اتنی سرعت سے کرایا گیا کہ تشریحی کلمات کے لیے قوسین لگانے کا وقت بھی میسر نہ آیا۔ یہ کام ناشرین کو کروانا چاہیے۔

الغرض اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے علم و فضل کی شعاعوں سے ہر شعبۂ زندگی کو منور

کیا۔ وہ جب تک رہے عالم اسلام کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

انھوں نے علوم قرآنیہ میں راہ دکھائی (۱۸)...... **علوم قدیمہ میں راہ دکھائی** (۱۹)...... **علوم جدیدہ میں راہ دکھائی** (۲۰)...... **ردِّ بدعات میں راہ دکھائی** (۲۱)...... **ادبیات میں راہ دکھائی** (۲۲) ...... **سیاسیات میں راہ دکھائی** (۲۳)......

وہ ایک عظیم رہنما تھے، زندگی بھر بھولے بھٹکوں کو راہ دکھاتے رہے۔ انھوں نے مارہرہ شریف سے جو روشنی حاصل کی تھی سارے عالم میں اس کو پھیلاتے رہے اور دنیا کو روشن کرتے رہے۔ وہ مارہرہ شریف کے پیارے دُلارے تھے، اپنے مرشدِ کامل کے محبوب و مطلوب تھے۔ آج بھی مرشد کا خاندان آپ کے خاندان کا قدرداں ہے، مولیٰ تعالیٰ محبت و اُلفت کے ان روحانی رشتوں کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ (آمین) اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے صاحب زادگان حجۃ الاسلام علامہ محمد حامد رضا خاں اور مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا خاں علیہما الرحمہ بھی آفتاب و ماہتاب تھے اور عرب و عجم کے خلفا نورٌ علیٰ نور، ایک ایک پر کسی بھی یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

حواشی وحوالے

(۱) ملک العلماء مولانا ظفرالدین رضوی، حیات اعلیٰ حضرت، جلد اول، مطبوعہ کراچی ۱۹۳۸ء، ص ۱
(۲) ایضاً، ص ۲ (نوٹ: بڑیچ قبیلے کی اکثریت آج کل کوئٹہ اوراس کے مضافات میں آباد ہے، حال ہی میں ان لوگوں نے ''بڑیچ قومی اتحاد'' نامی تنظیم بھی قائم کی ہے۔)
(۳) مولوی رحمٰن علی، تذکرۂ علماء ہند، مطبوعہ کراچی، ص ۵۳۰
(۴) ملاحظہ کریں: عبدالستار ہمدانی ''کہی اَن کہی'' مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء
(۵) ابوالحسن علی ندوی ''نزہۃ الخواطر''، جلد ۸، مطبوعہ ۱۹۷۶ء، ص ۳۸ (نوٹ: ان عرب علماء کے حالات ماہنامہ ''معارف رضا'' کراچی، قسط وار شائع کر رہا ہے)
(۶) مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی، تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، مطبوعہ بنارس ۱۹۸۹ء، ص ۳۶۸
(۷) مولانا محمود احمد قادری، تذکرۂ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۹۷۱ء، ص ۲۱
(۸) علامہ محمد احمد مصباحی، امام احمد رضا اور تصوف، مطبوعہ مبارک پور ۱۹۸۸ء، ص ۹-۱۰
(۹) ایضاً، ص ۱۰
(۱۰) مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۱۹۹۲ء، ص ۳۱
(۱۱) ملاحظہ کریں: اقبال احمد اختر القادری، امام احمد رضا اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد، مطبوعہ حیدرآباد سندھ
(۱۲) مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس، کراچی ۱۹۹۸ء، ص ۲۱
(۱۳) ملاحظہ کریں: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ''امام احمد رضا اور عالمی جامعات'' مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء
(۱۴) ملاحظہ کریں: اقبال احمد اختر القادری، ''امام احمد رضا اور جامعۃ الازہر'' مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء
(۱۵) ہفت روزہ ''الدعوۃ'' لیبیا، شمارہ ۲۶ / ربیع الاول ۱۴۲۱ھ
(۱۶) سالنامہ ''معارف رضا'' کراچی ۱۹۸۹ء، ص ۱۴۰
(۱۷) مولانا یٰسین اختر مصباحی ''امام احمد رضا ارباب علم ودانش کی نظر میں''، مطبوعہ کراچی، ص ۱۸۴
(۱۸) ملاحظہ کریں: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری ''کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن'' مطبوعہ کراچی ۱۹۹۹ء
(۱۹) ملاحظہ کریں: ''الکلمۃ الملہمہ فی الحکمۃ المحکمہ''، از: امام احمد رضا، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی
(۲۰) ملاحظہ کریں: (الف) ''فوزِ مبین در ردِ حرکتِ زمین''، از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، مطبوعہ ادارہ سنی دنیا بریلی، انڈیا، (ب) ''معینِ مبین بہر دور شمس وسکون زمین''، از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، (ج) ''کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم''، از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی
(۲۱) ملاحظہ کریں: مولانا یٰسین اختر مصباحی، ''امام احمد رضا اور ردِّ بدعات ومنکرات''، مطبوعہ لاہور
(۲۲) ملاحظہ کریں: (الف) حدائق بخشش، از: امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی، (ب) شرح سلام رضا، از: علامہ مفتی محمد خان قادری، مطبوعہ لاہور، (ج) ''الحقائق فی الحدائق'' از: علامہ فیض احمد اویسی، مطبوعہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی
(۲۳) ملاحظہ کریں: (الف) ''دوام العیش'' از: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، مطبوعہ مرکزی مجلس رضا، لاہور، (ب) ''فاضل بریلوی اور ترک موالات''، از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۱ء، (ج) ''المحجة المؤ تمنه'' از: امام احمد رضا، مشمولہ رسائل رضویہ، جلد دوم، مطبوعہ لاہور، ص ۷۵

☆☆☆

مصطفائے ذاتِ یکتا آپ ہیں

تاج الشریعہ جانشین مفتی اعظم قاضی القضاۃ فی الہند علامہ اختر رضا قادری ازہری مدظلہ العالی

مصطفائے ذاتِ یکتا آپ ہیں — یک نے جس کو یک بنایا آپ ہیں
آپ جیسا کوئی ہو سکتا نہیں — اپنی ہر خوبی میں تنہا آپ ہیں
آب و گل میں نور کی پہلی کرن — جانِ آدم جانِ حوا آپ ہیں
حسنِ اول کی نمودِ اولیں — بزم آخر کا اُجالا آپ ہیں
لامکاں تک جس کی پھیلی روشنی — وہ چراغ عالم آرا آپ ہیں
ہے نمک جس کا خمیرِ حسن میں — وہ ملیح حسن آرا آپ ہیں
زیب و زین خاک وفخر خاکیاں — زینتِ عرش معلیٰ آپ ہیں
نازش عرش و وقارِ عرشیاں — صاحب قوسین وادنیٰ آپ ہیں
آپ کی طلعت خدا کا آئینہ — جس میں چمکے حق کا جلوہ آپ ہیں
آپ کی رویت ہے دیدارِ خدا — جلوہ گاہِ حق تعالیٰ آپ ہیں
آپ کو رب نے کیا اپنا حبیب — ساری خلقت کا خلاصہ آپ ہیں
آپ کی خاطر بنائے دوجہاں — اپنی خاطر جو بنایا آپ ہیں
جاں توئی جاناں قرارِ جاں توئی — جانِ جاں جانِ مسیحا آپ ہیں
پیکر ہر شے میں جاں بن کر نہاں — پردوں پردوں میں ہویدا آپ ہیں
آپ سے خود آپ کا سائل ہوں میں — جانِ جاں میری تمنا آپ ہیں
آپ کی طلعت کو دیکھا جان دی — قبر میں پہنچا تو دیکھا آپ ہیں

بردرت آمد گدا بہرِ سوال
ہو بھلا اختر کا داتا آپ ہیں